دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

فتویٰ نمبر 91742

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ غلام عباس ولد محمد نواز قوم ماچھی خانیوال کی شادی مسماۃ [illegible] بنت عبدالرشید [illegible] سے 11/2011 کو ہوئی تھی۔ اس سے ایک بچی طاہرہ عباس بنت غلام عباس 13/12/2012 کو پیدا ہوئی۔ بعدازاں عورت نے طلاق لے کر دوسری جگہ شادی کر لی۔ اب مسماۃ مذکورہ نے 3/02/2019 کو تیسری جگہ شادی کر لی۔ لہذا میری بچی کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کا موقع اچھے نہ ہونے کی بناء پر کیا میں اپنی بیٹی کی تربیت شریعت کی روشنی میں کر سکتا ہوں یا نہیں؟ یاد رہے طاہرہ بنت غلام عباس کی عمر تقریباً 8 سال ہو چکی ہے۔ تصدیق کیلئے تمام کاغذات عدالت و غیر عدالت ساتھ لف کر رہا ہوں۔

السائل غلام عباس خانیوال

دستخط و نشان انگوٹھا

Abbas 03078099043

الجواب حامداً ومصلیاً

مطلقہ عورت جب بچی کے غیر محارم سے نکاح کر لے تو شرعاً اس بچی کی پرورش کا حق اس ماں کو نہیں ہے۔ نانی، دادی نہ ہونے کی صورت میں والد اپنی بچی کی پرورش اور تربیت کا حقدار ہوگا۔

وفی الشامی ج ۳ ص ۵۶۳

"او تزوجت باجنبی اشمل من ذلک قول البحر او لم تکن اھلاً للحضانۃ فانہ یدخل ما لو کانت فاجرۃ او غیر مامونۃ "ام الام" وان علت عند عدم اھلیۃ القربی ثم ام الاب وان علت ...... ثم بنت الاخت لابوین ثم لام ثم لاب۔

وفی البحر الرائق ج ۴ ص ۲۸۵ : "ومن نکحت غیر محرم سقط حقھا" ای غیر محرم من الصغیر کلام اذا تزوجت بالاجنبی فلقولہ علیہ السلام انت احق بہ ما لم تتزوجی ۔۔۔ ولذا قال فی القنیۃ ؛ الام اذا تزوجت بزوج آخر وتمسک الصغیر معھا الام فی بیت الراب فللاب ان یاخذہ منھا۔ "والام والجدۃ احق بھا حتی تشتھی" غیر الام والجدۃ احق بالصغیرۃ حتی تشتھی فیاخذھا الاب۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ، محمد عیسیٰ میلسوی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا ۔ ۱۹-۵-۱۴۴۲ھ

الجواب صواب

دار العلوم کبیر والا

۲۴/۵/۱۴۴۲ھ